بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم مفتی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے شیعوں کی تکفیر صحیح ہے یا نہیں؟ جبکہ علماء دیوبند کی ایک بڑی جماعت اس زمانہ میں ان کی تکفیر کررہی ہے اور دوسری طرف ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض علماء کی طرف سے ان کی تکفیر کے بارے میں سکوت کیا گیا ہے پس آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنی علمی تحقیق کو علمی دلائل سے مزین کرکے عنایت فرمائیں۔ والسلام: عبدالحفیظ (راولپنڈی)

الجواب حامداً ومصلیاً

علی الاطلاق تمام شیعوں کی تکفیر درست نہیں کیونکہ عقیدے کے لحاظ سے شیعوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں مثلاً: قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود مانتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے، اسلئے اس میں بے حد احتیاط ضروری ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عند اللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائیگا، اس لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے کافر ہے اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلا شبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہیں۔

(ماخذہ فتاویٰ عثمانی: ۱/۹۷)

ذیل میں شیعوں سے متعلق اکابر دیوبند کے چند فتوے ذکر کئے جاتے ہیں۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند: (۲۵۰/۷)

فرقہ شیعہ تفضیلیہ جو کہ تبرا گو نہ ہو، وہ فرقہ کافر نہیں، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔

فیہ أیضاً: (۲۷۲/۷)

محققین فقہاء کی تحقیق یہ ہے کہ اگر شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر وارتداد باتفاق ہیں، پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

کفایۃ المفتی: (۲۸۹/۱، دار الاشاعت)

شیعہ اگر حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہؓ پر فضیلت دیتا ہے بس اس کے علاوہ اور کوئی بات اس میں شیعیت کی نہیں تو یہ کافر نہیں۔

فیہ ایضاً: (۲۹۰/۱)

شیعوں کے بہت فرقے ہیں، بعض فرقے کافر ہیں مثلاً جو حضرت علیؓ کی الوہیت یا حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں یا غلط فی الوحی یا افکِ عائشہ صدیقہؓ یا قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں، ایسے شیعوں سے رشتہ کرنا ناجائز ہے۔

امداد الفتاویٰ: (۲۷۹/۲)

اگر رافضی عقائدِ کفر رکھتا ہے جیسے قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہونا یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یا حضرت علیؓ کو خدا ماننا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے حضور پر وحی لائے تب وہ کافر ہے اور اس کا نکاح سنیہ سے صحیح نہیں اور محض تبرائی کے کفر میں اختلاف ہے، علامہ شامی نے عدم کفر کو ترجیح دی ہے (ج ۳، ص ۴۵۲) مگر اس کے بدعتی ہونے میں کوئی شک نہیں تو اس صورت میں گو وہ کافر نہیں مگر بوجہ فسق اعتقادی کے سنیہ کا کفو نہ ہوگا۔

فتاویٰ محمودیہ: (۱۹۷/۸ کتب خانہ مظہری)

روافض کے فرقے مختلف ہیں جن میں سے اکثر کافر ہیں اور بعض مؤمن مگر فاسق ہیں، جو فرقے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں یا حضرت ابوبکرؓ کے مصاحب النبی ہونے کا انکار کرتے ہیں یا حضرت علیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مانتے ہیں یا اس بات کے قائل ہیں کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کریگا وغیرہ وغیرہ من الکفر الصریح یہ سب فرقے کافر ہیں...... جو فرقے شیعہ کے ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے البتہ حضرت علیؓ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہیں وہ کافر نہیں بلکہ مؤمن ہیں لیکن فاسق ہیں۔

امداد المفتین: (ص: ۴۰۰)

روافض جو سبِّ شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی اور محققین علماء کرام عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افکِ حضرت صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں دیگر بعض کفریہ عقائد روافض غالیہ کے جیسے یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ اعتقاد باتفاق اہل سنت کفر ہیں۔

فتاویٰ عثمانی: (۹۷/۱)

جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں، مثلاً قرآنِ کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی۔ اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اُصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے اس لئے اس میں بے حد احتیاط ضروری

ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عند اللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائے گا، اسی لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے، کافر ہے۔ اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، اور چونکہ جمہور علماء کے اس طریقے میں کوئی تبدیلی لانے کیلئے کافی دلائل محقق نہیں ہوئے، اس لئے دارالعلوم کراچی، حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے وقت سے اکابر کے اسی طریقے کے مطابق فتویٰ دیتا آیا ہے کہ جو شیعہ ان کافرانہ عقائد کا قائل ہو، وہ کافر ہے مگر علی الاطلاق ہر شیعہ کو خواہ اس کے عقائد کیسے بھی ہوں، کافر قرار دینے سے جمہور علمائے امت کے مسلک کے مطابق احتیاط کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہے، اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

(نیز ملاحظہ فرمائیں، جواہر الفقہ: ۱/۶۰)

مذکورہ فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ جمہور اکابر علماء دیوبند علی الاطلاق شیعہ کی تکفیر کے قائل نہ تھے، لہذا علی الاطلاق شیعوں کی تکفیر صحیح نہیں ہے۔

لما فی الشامیہ:

وبهذا ظهر أن الرّافضی ان كان ممن يعتقد الألوهية فی علیّ أو أن جبرئيل غلط فی الوحی أو كان ينكر صحبة الصديق أو يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليًا أو يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر كما أوضحته فی كتابی تنبيه الولاة والحكام عامّة أحكام. (۴۶/۲، سعید)

ولما فيها أيضاً.

اقول: نعم نقل فی البزازية عن الخلاصة أن الرافضی اذا كان يسب الشيخين ويلعنها فهو كافر وان كان يفضّل عليا عليهما فهو مبتدع وهذا لايستلزم عدم قبول التوبة، على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما فی الاختيار اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم وسب أحد من الصحابة وبعضه لايكون كفراً لكن يضلل الخ وذكر فی فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة.....فعلم أن ماذكره فی الخلاصة من أنه كافر قول ضعيف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء كما سمعت .....وقد ألزمت نفسی أن لا أفتی بشئ من ألفاظ التكفير المذكورة فی كتب الفتاوی. نعم لاشک فی تكفير من قذف السيدة عائشة رضی الله تعالىٰ عنها أو أنكر صحبة الصديق أو أعتقد الألوهية فی علی أو أن جبريل غلط فی الوحی أو نحو ذلک من الكفر الصريح المخالف للقرآن ولكن لوتاب تقبل توبته. (۲۳۷/۴)

لما فی الهندیة : الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنها والعیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیاً کرم اللہ تعالیٰ وجهه علی أبی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه لایکون کافراً الا أنه مبتدع الخ ، (۲۶۴/۲)

ولما فی البحر الرائق : الرافضی ان فضّل علیاً علی غیره فهو مبتدع وان أنکر خلافة الصدیق فهو کافر ومن أنکر الاسراء من مکة الی بیت المقدس فهو کافر ومن أنکر المعراج من بیت المقدس فلیس بکافر. (۶۵۹/۱ داراحیاء التراث العربی)

ولما فی فتح القدیر : فی الروافض أن من فضل علیا علی الثلاثة فمبتدع وإن أنکر خلافة الصدیق أو عمر رضی اللہ عنهما فهو کافر. (۳۰۴/۱ رشیدیة)

ولما فی مجمع الأنهر : والرافضی ان فضّل علیا فهو مبتدع وان أنکر خلافة الصدیق فهو کافر. (۶۳/۱ دارالکتب العلمیة) واللہ سبحانه وتعالیٰ أعلم

محمد عارف عفا اللہ عنه

دارالافتاء جامعه دارالعلوم کراچی

۱۴۲۹/۹/۱ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ له
۱۴۲۹/۹/۲ھ

الجواب صحیح
محمد نعیم ...
۱۴۲۹/۹/۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنه
۷-۹-۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۸ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان ...
۸/۹/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنه
۸/۹/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ ...
۸-۹-۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد عفی عنه
۹/۹/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
...
۱۴۲۹/۹/۸ھ

الجواب صحیح
...
۱۴۲۹/۹/۱۰ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۰۹۱/۷۰
مورخہ ۱۲/۹/۲۹